بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۹۴
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم بدھ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے
جلد ۶۰/۲۵ | ۱۵ ذیقعد ۱۳۹۰ھ ، ۱۳ صلح ۱۳۵۰ ہش ، ۱۳ جنوری ۱۹۷۱ء | نمبر ۱۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ صلح ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ حضور کی حرم محترمہ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ ثم الحمدللہ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و عافیت کیلئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ ۱۲ صلح ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت جسم میں درد کی تکلیف کے باعث ناساز ہے احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے بھی خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔

آسمانی برکتوں اور افضال و انعامات کی بارش برسانیوالا

جماعت احمدیہ کا نہایت مقدس و بابرکت ۷۹ واں للٰہی جلسہ سالانہ

اہم علمی، دینی اور تربیتی موضوعات پر علماء سلسلہ کی ٹھوس اور پُرمغز تقاریر

(۱۰)

جلسہ سالانہ کے تین دنوں میں امسال بھی پروگرام کے مطابق چھ اجلاس منعقد ہوئے ۲۶ فتح کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی افتتاحی تقریر نیز ۲۷ اور ۲۸ فتح کے اُن دو اجلاسوں کے علاوہ جن میں حضور ایدہ اللہ نے احباب جماعت سے خطاب فرمایا اور جن کا خلاصہ قبل ازیں قسط نمبر ۵ تا قسط نمبر ۹ میں شائع ہو چکا ہے باقی چار اجلاسوں میں علی الترتیب محترم جناب شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج مغربی پاکستان ہائی کورٹ لاہور، محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر امیر جماعت احمدیہ شہر و ضلع لائلپور، محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ پنجاب اور محترم جناب مولوی محمد صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ مشرقی پاکستان نے صدارت کے فرائض انجام دئے۔

علماء سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر

ان اجلاسوں میں علماء سلسلہ اور بعض دیگر نامور ذی علم اصحاب نے اہم علمی، دینی اور تربیتی موضوعات پر بہت ٹھوس پُرمغز اور ایمان افروز لیکچر دئے چنانچہ محترم میر محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" کے موضوع پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے "احمدیت اسلام کی نشأۃ ثانیہ" کے موضوع پر محترم مولانا غلام باری صاحب سیف پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "سیرۃ صحابہؓ" کے موضوع پر محترم مرزا عبدالحق صاحب سوبائی امیر نے "احمدیت کی نئی نسل کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن نے "خلافت راشدہ کے خلاف سازشیں اور ان کے اثرات" کے موضوع پر، محترم شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ بلوچستان نے "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے موضوع پر، محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پریذیڈنٹ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے "اَلْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ" کے موضوع پر، محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے "احمدیت پر اعتراضات کے جوابات" کے موضوع پر، محترم مولوی نور محمد نسیم سیفی صاحب وکیل التعلیم نے "غلبہ اسلام کے متعلق پیشگوئیاں" کے موضوع پر، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے "وحی والہام کے متعلق اسلامی نظریہ" کے موضوع پر اور محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے "حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت قرآن" کے موضوع پر ٹھوس پُرمغز اور ایمان افروز تقاریر فرمائیں جو احباب کے لئے بہت ازدیاد علم اور ازدیاد ایمان کا موجب ہوئیں الغرض جلسہ میں اول سے آخر تک ایسے حقائق و معارف سنانے کا شغل رہا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں، اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے جلسہ سالانہ کی وہ بنیادی غرض پوری ہوئی جس کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت آج سے ۷۹ سال قبل اس مقدس و بابرکت للٰہی جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا تھا۔

نائیجیریا کے الحاج ابوبکر صاحب کا خطاب

امسال جن ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے نمائندوں کو ہزارہا میل کا سفر طے کر کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا ان میں سے جماعت احمدیہ نائیجیریا کی مجلس عاملہ کے رکن جناب الحاج ابوبکر ایڈو گبے کوکوئی کو یہ شرف بھی حاصل ہوا کہ انہوں نے ۲۸ فتح کو صبح کے اجلاس میں حاضرین جلسہ سے انگریزی میں خطاب فرمایا جس میں اپنے جذبات محبت و عقیدت کا اظہار کر کے ثابت کر دکھایا کہ یَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ کی بشارت بحمد اللہ تعالیٰ بڑی شان اور آب و تاب کے ساتھ پوری ہوتی چلی آ رہی ہے۔

آپ نے اپنی تقریر میں اس امر پہ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ آپ کو مکہ معظمہ مدینہ منورہ، قادیان دارالامان اور ربوہ ہر چہار مقدس مقامات کی زیارت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے آپ نے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بناء پر فرمایا کہ ان سب مقدس مقامات میں ظاہری صورت اور روحانی اثر کے لحاظ سے حیران کن مماثلت پائی جاتی ہے خاص طور پر ربوہ کی پہاڑیاں بالکل ویسی ہی ہیں جیسی میں نے مدینہ منورہ میں دیکھی تھیں۔

آپ نے بتایا کہ آپ نے ۱۹۳۶ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ آپ نے نائیجیریا میں حقیقی اسلام کی اشاعت، جماعتوں کے قیام اور مساجد کی تعمیر کے سلسلہ میں خاص طور پر حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیرؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، محترم حکیم فضل الرحمٰن صاحب مرحوم، محترم نسیم سیفی صاحب اور محترم نصیر الدین احمد صاحب کی تبلیغی خدمات اور کارناموں کا ذکر کیا۔ تقریر کے آخر میں آپ نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مغربی افریقہ کے نہایت خوشکن نتائج اور اس کی عظیم الشان برکات کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ حضور کے وہاں تشریف لے جانے سے اسلام کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ وہاں غلبہ اسلام کے ضمن میں حضور کا یہ دورہ ایک نہایت اہم سنگ میل ثابت ہوگا آپ نے "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کو جو نائیجیریا اور مغربی افریقہ کے دیگر ممالک میں نئے سکول اور ہسپتال کھولنے کی غرض سے قائم کیا گیا ہے حضور کے اس بابرکت دورہ کا ایک عظیم ثمرہ قرار دیا اور اس میں حصہ لینے والے تمام احباب کا شکریہ ادا فرمایا۔

آپ کی اس ایمان افروز تقریر کا خلاصہ اُردو میں محترم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج نائیجیریا نے سنایا۔

وفات یافتہ بھائیوں کیلئے دعائے مغفرت کی تحریک

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسہ سالانہ کے روحانی فوائد کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر ایک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناس ہو کر آپس میں رشتہ تودّد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی۔ اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلشانہٗ کوشش کی جائے گی۔"

(آسمانی فیصلہ)

سو الحمدللہ ہمارے ۷۹ ویں للٰہی جلسہ سالانہ کے موقع پر مشرق و مغرب سے آئے ہوئے ہزاروں احباب حسب سابق ان سب روحانی فوائد سے (باقی ص۸ پر)

(مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ صلح ۱۳۵۰ھش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام اور دوسرے مذاہب کے تصورِ خدا میں فرق

اللہ تعالیٰ کا تصور تمام الٰہی مذاہب نے ایک ہی پیش کیا ہے مگر چونکہ سوا اسلام کے آج تمام دوسرے مذاہب میں انسان نے اپنی عقل اور خیال کے مطابق تحریف کرلی ہے اور ایسے قصے اس میں شامل کر لئے ہیں جو انسانوں نے اپنے مفاد کے پیش نظر خود گھڑے ہیں اس لئے ان مذاہب میں اوّل تو اللہ تعالیٰ کا تصور بت پرستی کے گرد و غبار میں دھندلا ہو گیا ہے ورنہ اکثر مذاہب میں اللہ تعالیٰ کو محض ایک پتھر کا بت بنا کر رکھ دیا گیا ہے۔ بعض مذاہب میں بندوں کو خدا تعالیٰ کے صفات دے دئے گئے ہیں اور بعض میں اللہ تعالیٰ کو دیوتاؤں کی نسل کا گویا ہیڈ سمجھ لیا گیا ہے۔ یہ تمام تصورات جو ایسے مذاہب میں اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات کے متعلق جاری ہیں محض تخیلات کی پیداوار ہیں۔ اور انسانوں نے اپنی محدود اغراض کے مطابق بنائے ہیں۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اسلام کے سوا دیگر مذاہب نے جو خدا بنائے ہوئے ہیں وہ واقعی کوئی وجود رکھتے ہیں اور گویا ان لوگوں کے خدا اور ہیں۔ اللہ تعالیٰ تو سب کا ایک ہی ہے مگر ان لوگوں نے محض اپنے تصور میں اپنے اپنے خیالات کے مطابق خیالی خدا بنائے ہوئے ہیں۔ ورنہ خدا تعالیٰ وہی ایک خدا ہے اور سب کا وہی خدا ہے جس کا کامل اور مکمل تصور۔ قرآن کریم نے پیش کیا ہے اور جس کو مسلمان وحدہٗ لا شریک قادر مطلق خدا مانتے ہیں۔ جس نے اوّل میں یہ کائنات پیدا کی ہے اور جو اس کو چلا رہا ہے جو جس وقت چاہے اس کو فنا کر سکتا ہے اور جس کے حکم کے بغیر کوئی چیز حرکت نہیں کر سکتی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تصورِ خدا کو قرآن مجید کی روشنی میں نہایت وضاحت سے اپنی تصنیفات میں پیش کیا اور عیسائی اور آریاؤں کے تصورِ خدا سے مقابلہ کرکے بتایا ہے کہ دوسرے مذاہب نے یا دوسرے مذاہب والوں نے جو خدا پیش کیا ہے اور جس کو وہ مانتے ہیں وہ ایک ناقص خدا کا تصور پیش کرتے ہیں جو اپنی قدرت میں کامل خدا نہیں ہے اور نہ وہ قادر مطلق ہے۔ مثلاً آریاؤں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کچھ پیدا نہیں کر سکتا اور نہ وہ تنہا قدیم ہستی ہے بلکہ روح اور مادہ بھی انادی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی طرح قدیم اور مطلق ہستی رکھتے ہیں اور اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو ان پر کوئی فوقیت نہیں ہے اسی طرح عیسائیوں کا خدا بھی تنہا اور واحد خدا نہیں ہے بلکہ وہ اپنے جیسے خداؤں کا باپ بھی ہے۔ اور اس کا ایک اکلوتا بیٹا یسوع مسیح ہے جو صلیب پر فوت بھی ہوا اور تین روز کے بعد خود بخود پھر زندہ بھی ہوگیا۔ اسی طرح بعض دوسرے مذاہب والوں نے انسانوں کو خدا بنا لیا ہوا ہے۔ چنانچہ ہندوؤں نے کرشن علیہ السلام اور رام علیہ السلام کو جو دراصل اللہ تعالیٰ کے عباد اور رسول تھے خدا بنا لیا ہوا ہے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یہ دین یعنی اسلام جو سچا مذہب ہے اور جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ ہم کو ملا ہے۔ اس کی سچائی کی زبردست علامت ہے کہ انسانی ضمیر اور فطرت جس قسم کا خدا چاہتی ہے قرآن نے ایسا ہی خدا پیش کیا ہے۔ یعنی اس قسم کے صفات سے متصف اسے بیان کیا ہے لیکن چونکہ مقابلہ کے بغیر کسی کی خوبی اور عمدگی کا پتہ نہیں لگ سکتا۔ اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ کسی قدر مقابلہ دوسرے مذاہب سے کیا جاوے اگرچہ ہمارا یہ مذہب ہے کہ قرآن شریف سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ کل عالم کا ایک ہی خدا ہے لیکن جب ہم یہ کہتے ہیں کہ مثلاً ہندوؤں کا خدا تو اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ وہ خدا جو اپنے خیالات اور عقائد کے موافق ہندوؤں کا پیش کیا ہے یا عیسائی جس قسم کا تسلیم کرتے ہیں نعوذ باللہ یہ کبھی بھی نہیں خیال کرنا چاہیئے کہ وہ کسی اور خدا کی مخلوق ہیں۔

غرض جب ہم اس خدا کا مقابلہ ان خداؤں سے (جو دوسرے مذہب نے پیش کئے ہیں) کرتے ہیں تو صاف طور پر اقرار کرنا پڑتا ہے کہ وہ خدا جو قرآن شریف نے یا اسلام نے پیش کیا ہے وہی حقیقی خدا ہے۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۷۹)

محررین کی ضرورت

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے دفاتر میں محررین کی ضرورت ہے۔ صرف وہی نوجوان درخواستیں دیں۔ جو خدمتِ دین کا شوق رکھتے ہوں۔ ایسی درخواستیں ۲۱ صلح/جنوری ۱۳۵۰ھش/۱۹۷۱ء تک سیکرٹری کمیشن (ناظر بیت المال آمد) کے نام بھجوائیں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم میٹرک ضروری ہے عمر ۱۸ سال سے زائد اور ۲۸ سال سے کم ہو۔ جو امیدوار کمیشن کے امتحان اور انٹرویو میں پاس ہوں گے۔ انہیں تاریخ تقرر سے -/۹۰ روپے ماہوار تنخواہ دی جائے گی۔ ایک سال کا عرصہ امتحانی ہوگا۔ اس عرصہ میں امیدواران کے لئے ٹائپ سیکھنا ضروری ہوگا۔ جس کی رفتار ۳۰ الفاظ فی منٹ ہوگی۔ اس کے بعد اگر محررین کا کام تسلی بخش ہوا۔ اور ٹائپ کے امتحان میں بھی کامیاب ہوگئے تو ان کا استقلال ہو سکے گا۔ مستقل ہو جانے کے بعد ۹۰-۴-۱۳۰/۵-۱۶۰/۶-۲۲۰ گریڈ دیا جائے گا۔ البتہ وہ گریجوایٹ جنہوں نے تمام مضامین میں بی اے کا امتحان پاس کیا ہو۔ انہیں تقرر پر ابتدائی تنخواہ -/۱۱۵ روپے ماہوار اور گریڈ ۱۱۵-۵-۱۳۰/۶-۱۶۰/۸-۲۲۰/۱۰-۲۶۰ دیا جا سکے گا۔

مندرجہ کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں کو زیرِ غور نہیں لایا جا سکے گا۔

۱۔ نام امیدوار معہ مکمل پتہ
۲۔ ولدیت
۳۔ تعلیمی قابلیت معہ نقل سند
۴۔ تاریخ پیدائش معہ حوالہ سند
۵۔ سابقہ تجربہ بصورت ملازمت اگر ہو
۶۔ جسمانی صحت کے متعلق ڈاکٹری سرٹیفکیٹ
۷۔ چال چلن و دینی حالت کے متعلق امیر/صدر اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق

نوٹ:۔ امیدواران مورخہ ۲۳ صلح/جنوری ۹½ بجے تک نظارت بیت المال آمد میں پہنچ جائیں۔

امتحان کا وقت ۲۳/۱/۷۱ دس بجے صبح
انٹرویو کا وقت ۲۴/۱/۷۱ دس بجے صبح

کاغذ قلم وغیرہ ہمراہ لائیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بائبل کے نئے تراجم پر ایک نظر

تحریف اور الحاق کی بعض مثالیں

(مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۲۱۵- رستم پارک نواں کوٹ لاہور)

کیتھولک بائیبل کے ترجمہ پر ایک نظر

کیتھولکس نے بھی اس بشارت کو تحریف والحاق کے پردوں میں چھپانے کی پوری کوشش کی ہے۔

۱۹۲۵ء میں کیتھولک ٹرتھ سوسائٹی لاہور کی طرف سے بائیبل کا اُردو ترجمہ شائع ہُوا۔ اس میں یہ بشارت بغیر کسی تبدیلی کے موجود ہے۔

۱۹۵۳ء میں مشہور کیتھولک عالم رونلڈ ناکس نے لاطینی بائیبل کے نسخہ وُلگیٹ کا انگریزی ترجمہ شائع کیا۔ اس کام میں انہیں ویٹی کن کی تائید حاصل تھی۔ اس میں بھی یہ بشارت معمولی تغیّر کے ساتھ من وعن موجود ہے۔

۱۹۵۸ء میں سوسائٹی آف سینٹ پال روما نے تصحیح شدہ اردو ترجمہ شائع کیا۔ اس میں بشارت کا ترجمہ لاطینی بائیبل کے مطابق نہیں بلکہ آزاد ترجمہ کر دیا گیا۔ کیتھولک لاطینی متن کو مستند سمجھتے ہیں۔ لیکن اس بشارت کے لئے انہوں نے آزاد ترجمہ کو ترجیح دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں حسب ذیل نوٹ دینا پڑا۔

اس آیت کے عبرانی حروف کا ترجمہ دیا گیا جو آج کل کے مفسرین کی عام رائے کے مطابق زیادہ درست معلوم ہوتا ہے۔

ساری بائیبل کا ترجمہ لاطینی متن کے مطابق ہے اس بشارت کا متن وہ لے لیا گیا جو کہ عصر حاضر کے علماء اپنی رائے سے متعین کرتے ہیں۔ اب ترجمہ کا فرق ملاحظہ ہو۔

۱۹۲۵ء کی شائع شدہ بائیبل اور ۱۹۵۸ء کی بائیبل کا موازنہ درج ذیل ہے۔

۱۹۲۵ء کا ترجمہ

۱۔ خداوند سینا سے آیا

۲۔ اور شعیر سے ان پر طلوع ہُوا

۳۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہُوا۔

۴۔ وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا

۵۔ اور اس کے داہنے ہاتھ ایک آتشی شریعت ان کے لئے تھی۔

۶۔ اس نے لوگوں کو پیار کیا۔

۷۔ سب مقدسین تیرے ہاتھ میں ہیں۔

۸۔ اور وہ تیرے قدموں کے نزدیک سجدہ کرتے ہیں

۹۔ وہ تیری باتوں سے روشنی حاصل کریں گے۔ موسیٰ نے ہم کو ایک شریعت کا حکم دیا۔

۱۹۵۸ء کا ترجمہ

۱۔ خداوند سینا سے آیا۔

۲۔ اور سعیر سے اپنی قوم پر طلوع ہُوا۔

۳۔ وہ کوہ فاران سے جلوہ گر ہوا۔

۴۔ اور مریبہ قادیش (مقام) میں آیا۔

۵۔ اور اس کے داہنے ہاتھ سے شعلہ زن آتش پھوٹ نکلی۔

۶۔ اس نے قہر نے اقوام کو تباہ کر دیا۔

۷۔ اس کے تمام مقدسین تیرے ہاتھ میں تھے

۸۔ اور وہ تیرے قدموں میں بیٹھے۔

۹۔ انہوں نے اس کی باتوں سے روشنی پائی شریعت کا حکم جو اس نے فرمایا۔

بشارت میں یہ تبدیلی کیوں کی گئی۔ حاشیہ پر مزید لکھا ہے کہ "اگر اسرائیل کے کوچ کی چار منازل چونکہ سینا، شعیر، فاران اور مریبہ قادیش ہیں۔ اس لئے یہی ترجمہ درست معلوم ہوتا ہے کیونکہ ان مقامات پر خدائے قادر نے خاص طور پر موسیٰ کے ذریعہ اپنی قدرت ظاہر کی۔"

اب کیتھولک بائیبل سے ہی ایک قطعی ثبوت پیش کیا جاتا ہے کہ یہ ترجمہ سراسر باطل ہے۔

"دس ہزار قدوسیوں میں سے" کے لئے عبرانی لفظ "میرَ بابوتھ قُدش" ہے۔ جسے مریبہ قادیش بنا دیا گیا۔ کیونکہ یہ مقام بنی اسرائیل کی منزل سفر تھی۔ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس بشارت کو انبیاء نے بنی اسرائیل برابر دہراتے رہے ان کے ذہن مریبہ قادیش مقام کی طرف کیوں منتقل نہیں ہوئے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

میرا محبوب سرخ و سفید ہے

وہ دس ہزار میں افضل ہے۔

(نشید الانشاد ۵/۱۰

کیتھولک بائیبل ۱۹۵۸ء)

انجیل میں حضرت مسیح علیہ السلام کے بھائی یہودا کہتے ہیں۔

حنوک نے جو آدم کی ساتویں پشت میں تھا .... نبوت کی کہ دیکھ خداوند اپنے دس ہزار مقدسوں کے ساتھ آتا ہے۔

(یہودا کا مکتوب ۱۴/۱

کیتھولک بائیبل ۱۹۲۵ء)

کیتھولک بائیبل میں "یشوع بن سیراخ" کا ایک صحیفہ حکمت بھی شامل ہے (پراٹسٹنٹ بائیبل میں نہیں ہے) اس میں لکھا ہے کہ داؤد نے جالوت کے مقابلہ پر

خداوند حق تعالیٰ کو پکارا تو اس نے اس کے داہنے ہاتھ کو قوت دی کہ بڑے جنگجو آدمی کو قتل کرے اور اپنی قوم کا سینگ اُونچا کرے۔ پس انہوں نے "دس ہزار" کے نعرے سے اس کی توصیف کی اور خداوند کی برکات سے اس کی تعریف کی۔"

(یشوع بن سیراخ ۴۷: ۶-۷

کیتھولک بائیبل ۱۹۵۸ء)

دس ہزار کا لفظ کیتھولک بائیبل میں اسی طرح قاموس میں لکھا گیا ہے۔ اس میں تورات کی بشارت کی طرح واضح اشارہ ہے۔ تورات میں لکھا تھا۔

وہ دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ اس کے داہنے ہاتھ اُمّت کے اشدوتھ ہیں۔

اشدوتھ کے معنے آتشی شریعت کے بھی ہیں۔ اگر اس لفظ کو اش + دوتھ سے مرکب سمجھا جائے۔ اصل قرأت میں اشدوتھ ایک مفرد اور مستقل لفظ ہے جس کے معنے اشدّاء علی الکفار کے ہیں۔ نیو ورلڈ ٹرانسلیشن میں اس کا ترجمہ Warriors کیا گیا ہے۔ یعنی جنگجو۔ مردان غازی حضرت داؤد علیہ السلام کی فتح عظیم پر بنی اسرائیل نے تورات کے اس حصہ کی تلاوت کی جس میں دس ہزار قدوسیوں کا ذکر ہے اور برکات موسوی سے اس کی تعریف کی۔ قرائن درج ذیل ہیں۔

۱۔ دس ہزار قدوسیوں والی بشارت تورات میں لکھا ہے یہ وہ برکت ہے جس سے مرد خدا موسیٰ نے اپنی وفات سے پیشتر بنی اسرائیل کو دعا دی۔" (استثناء ۳۳: ۱)

یشوع بن سیراخ میں ہے "انہوں نے خداوند کی برکات سے اس کی تعریف کی۔" ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل اس وقت اسی بشارت کی تلاوت میں رطب اللسان تھے۔ جس میں برکات موسوی کا ذکر ہے۔

۲۔ بشارت تورات میں ہے "اس کے داہنے ہاتھ پر امت کے اشدوتھ ہیں" یعنی جنگجو مردانِ خدا یشوع بن سیراخ میں ہے۔

"اس کے داہنے ہاتھ کو قوت دی کہ بڑے جنگجو آدمی کو قتل کرے اور اپنی قوم کا سینگ اُونچا کرے"

۳۔ تورات میں ہے۔

اس کے ساتھ دس ہزار قدوسی ہیں۔

یشوع بن سیراخ میں ہے۔

پس انہوں نے "دس ہزار" کے نعرے سے اس کی توصیف کی۔

یہ امر اظہر من الشمس ہے۔ کہ بنی اسرائیل حضرت داؤد اور جالوت کے مقابلہ اور حق کی فتح مبین پر بشارتِ تورات تلاوت کر رہے تھے۔

الغرض حضرت داؤد، حضرت سلیمان اور حضرت مسیح علیہم السلام کے وقت تک علماء بنی اسرائیل کے ذہن میں وہ معنے کبھی نہیں آئے جو عصر حاضر کے علماء، کتمان حق کے لئے کر رہے ہیں۔ اور جن معنوں کو کیتھولکس نے مستند لاطینی متن کو نظر انداز کر کے اپنایا ہے۔ پھر یہ امر بھی قابل غور ہے کہ بنی اسرائیل کی جن منازل سفر کے پیش نظر نیا ترجمہ کیا گیا۔ وہاں تو بنی اسرائیل نے سرتابی اور غدّاری کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور چالیس سال کے لئے مغضوب اور مردود قرار پائے۔ فاران کے بیابان میں پہنچ کر بنی اسرائیل نے کنعان میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری محبت تم سے اٹھ گئی ہے۔'

(گنتی ۱۳/۱۴ باب)

مریبہ قادیش کے متعلق لکھا ہے۔

کیونکہ تم دونوں (موسیٰ و ہارون) نے بنی اسرائیل کے درمیان .... مریبہ قادیش کے پانی پر میرے خلاف قصور کیا اور بنی اسرائیل کے درمیان میری تقدیس نہ کی۔ پس اس ملک میں جو تیرے سامنے ہے.... تو نظر کرے گا مگر اس میں داخل نہ ہوگا۔"

یہ الفاظ استثناء ۳۳ باب کی بشارت کے سیاق میں موجود نہیں۔ یعنی ۳۲ باب کے آخر میں فرمایا ہے فاران اور مریبہ قادیش میں بنی اسرائیل نے کونسا تیر مارا کہ اگلے باب میں ان کی تعریف ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے ظہور کی جگہ ان مقامات کو قرار دے دیا گیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی پاکستان میں سیلاب سے متاثرہ علاقہ میں خدام الاحمدیہ کی مساعی

مشرقی پاکستان میں حالیہ طوفان کی اطلاع آنے پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے چٹاگانگ کی قیادت علاقائی کو بذریعہ تار ہدایت کی گئی۔ کہ وہ حکومت کے افسران کو ریلیف کے کام کے لئے اپنی خدمات پیش کریں۔ چنانچہ اُن کی طرف سے چھ خدام پر مشتمل ایک وفد کھانے کا سامان کپڑے اور -/۳۰۰ روپے لے کر سندیپ گیا۔ اور وہاں متاثرہ لوگوں کی امداد کی۔

بعدہٗ قیادت ضلع ڈھاکہ کو بھی بذریعہ تار ہدایت کی گئی کہ حکومت کے افسران کو خدام کی خدمات پیش کریں۔ نیز سندربن کے علاقہ میں صوبائی امیر صاحب کے مشورہ سے ریلیف کے کام کے لئے کوئی ایریا منتخب کریں چنانچہ ان کی طرف سے اطلاع موصول ہوئی۔ کہ انہوں نے نئے اور پرانے کپڑے برتن۔ اور کچھ روپیہ اکٹھا کر کے سندربن کے احمدیوں کے لئے بھجوایا۔ نیز مجلس مرکزیہ کی طرف سے ایک ہزار روپے بطور امداد صوبائی امیر صاحب کی وساطت سے بھجوائے گئے۔

ریلیف کا کام بدستور جاری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

پھر شعیر میں تو بنی عیسو قابض تھے انہیں داخل ہونے کی بھی اجازت نہیں ملی۔ اگر یہ منازل سفر مراد تھیں تو بشارت کا مفہوم کچھ یوں ہو جاتا ہے۔

اے بنی اسرائیل! اس نعمت اور برکت کو یاد کرو کہ خداوند سینا سے تم پر ظہور فرما ہوا اور تورات جیسی شریعت سے تمہیں سرفراز فرمایا۔ ہاں اس برکت کو بھی پیش نظر رکھو کہ شعیر میں تمہیں پھٹکنے بھی نہیں دیا۔ تم بنی عیسو کے خوف سے کنی کترا کر گذر گئے۔ یوں ہوئی ہے خدا کی تجلی۔

فاران کے بیابان میں پہنچ کر تم نے بے مثال غداری کا مظاہرہ کیا اور ارض فلسطین میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ یہ تھی خداوند یسوع کی جلوہ گری۔

جب مریبہ قادیش میں پہنچے تو انتہا ہوگئی خود موسیٰ اور ہارون بگڑ گئے۔ اس طرح خداوند گرتا پڑتا مریبہ قادیش میں آیا (نعوذ باللہ)

اب ان لوگوں کو جنہوں نے ارض مقدس میں داخل ہونے سے انکار کر دیا بُرا نہ کہو وہ تو تمام کے تمام متقی مبین ہیں جو کہ تیرے قدموں میں بیٹھے تیری باتوں اور شریعت سے اپنے قلوب کو منور کر رہے۔

العیاذ باللہ علماء بائیبل کی تفسیر کا نقشہ کچھ یونہی جمتا ہے۔ یہ تفسیر باطل ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ اس میں کوہ فاران سے برپا ہونے والے پیغمبر اور اس کے صحابہ جاں نثار کی بشارت ہے۔ کوہ فاران کو تورات میں ھَر فاران کہا گیا عبرانی کا ھَر عربی کا حرہ ہے فاران، جبال حجاز اور حرّات حجاز کا نام ہے ملاحظہ ہو عریبیا اینڈ بائیبل از مونٹ گومری صفحہ ۸۳ ابن ہشام میں ہے کہ فتح مکہ کے وقت پورے اسی ہزار قدوسی سید الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی کمان میں تھے۔ یہ پیشگوئی شان و جلال سے پوری ہوئی۔

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ وَالَّذِیْنَ
مَعَہٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ
رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ...
ذٰلِکَ مَثَلُھُمْ فِی التَّوْرٰۃِ

کا نظارہ چشم فلک دیکھ چکی ہے۔ اللھم صل علی محمد و علی آل محمد وبارک وسلم انک حمید مجید

نیو انگلش بائیبل کے ترجمہ پر ایک نظر

مضمون کے گذشتہ حصہ میں نیو انگلش بائیبل کا ہم تعارف کروا چکے ہیں۔ جزائر برطانیہ کی گیارہ پراٹسٹنٹ جماعتوں کے بیسیوں علماء نے ربع صدی کی تحقیق و تدقیق کے بعد ایک بالکل نیا ترجمہ تیار کیا ہے۔ ۱۹۷۰ء میں یہ ترجمہ منظر عام پر آیا۔

اس ترجمہ کے حواشی سے یہ امر ظاہر ہے کہ نئے عہد نامہ کی طرح، پرانے عہد نامہ میں بھی بعض آیات الحاقی ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آیات کی ترتیب بھی کئی جگہ درست نہیں۔ بائیبل کے دو ہزار سالہ نسخوں کے انکشاف اور ان سے موازنہ و مقابلہ کے بعد حیرت انگیز باتیں منصہ شہود پر آئی ہیں۔ نیو انگلش بائیبل کے جہاں مفید پہلو ہیں وہاں ایک افسوسناک جسارت قابل ذکر ہے۔ اور وہ ہے آنے والے عظیم الشان پیغمبر کی بشارات میں تغیر و تبدل علماء بائیبل میں آج کل یہودیت اور یہودی علم کلام کا غلبہ ہے۔ عیسائی علماء غیر شعوری طور پر ادھر جھکے ہوئے ہیں نتیجہ یہ ہے کہ یہودی نقطہ نظر اور تفسیر، معانی میں بھی دخیل ہے۔

تورات کی مشہور بشارت ہے:

"خداوند خدا تمہارے بھائیوں
میں سے میری مانند ایک نبی برپا
کرے گا"

یہودی کہتے ہیں کہ بھائیوں سے مراد یہاں صرف بنی اسرائیل ہیں۔ ذریت اسرائیل سے ایک موسیٰ ثانی پیدا ہوگا جو کہ مسیحا بن کر آئے گا۔ عیسائی کہتے ہیں کہ اس بشارت کے مصداق حضرت مسیح علیہ السلام ہیں۔ یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ بن باپ پیدا ہونے کی وجہ سے کیا آپ بنی اسرائیل کے بھائی ہو سکتے ہیں۔ نصاریٰ کو یہ مسلم ہے کہ ان کے آقا کسی اسرائیلی مرد کے نطفہ سے نہیں ہیں بلکہ محض روح القدس کے نفخ سے پیدا ہوئے۔ لوقا ۱: ۳۴، ۳۵) اندریں صورت وہ بنی اسرائیل کے بھائی کیسے ہوئے۔!

قمران کے غاروں کی نظموں کا مجموعہ، آثار سے منکشف ہوا ہے۔ اس میں بعض نظمیں ایسی ہیں جن میں خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا سے مخاطب ہیں ایک نظم میں اسی حقیقت کا اظہار ہے کہ میں بنی اسرائیل کا بھائی نہیں ہوں۔ اقتباس ملاحظہ ہو

"میرے دائیں ہاتھ میں آپ
(الف) ہے۔ اور میں نے
ان کی تلخی کو اپنی مٹھی
میں سمو لیا۔ اور میں ہلاک
برباد نہ ہوا۔ کیونکہ میں
ان کا بھائی نہ تھا۔ نہ
میری پیدائش ان کی پیدائش
کی طرح تھی وہ میری
موت کے متلاشی تھے
لیکن وہ اسے پا نہ سکے"

The Lost Book of the Bible by the world Publishing company Newyark odes of Soloman - NO, 28

الغرض حضرت مسیح علیہ السلام جو کہ تورات کے تابع نبی تھے موسیٰ ثانی نہیں ہو سکتے نہ وہ بنی اسرائیل کے بھائی تھے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"ایسا شخص جو کسی اسرائیلی
مرد کے نطفہ میں سے نہیں
ہے ... وہ کسی طرح
بنی اسرائیل کا بھائی نہیں کہلا
سکتا ہے"

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۹)

اس میں کوئی شک نہیں کہ تورات میں جگہ جگہ تمہارے بھائیوں سے مراد خود بنی اسرائیل ہیں لیکن بنو اسماعیل کو بھی ایک نہیں دو جگہ بنی اسرائیل کے بھائی کہا گیا۔ بشارت تورات میں ایک مضبوط قرینہ موجود ہے کہ تمہارے بھائیوں سے یہاں بنی اسرائیل مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ سیاق کلام میں یہ ذکر ہے کہ بنی اسرائیل نے دیدار الٰہی سے یکسر انکار کر دیا۔ اس کفران نعمت کی وجہ سے یہ ارشاد ہوا کہ اب مثیل موسیٰ ان کے بھائیوں میں برپا ہوگا۔ یعنی ایک دوسری ابراہیمی شاخ میں سے آئے گا۔ اسی حقیقت کی طرف حضرت مسیح علیہ السلام نے بھی اشارہ کیا ہے کہ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی۔ اور ایک دوسری قوم کے سپرد کی جائے گی جو کہ اس کے پھل لائے گی۔

نصاریٰ نے ان حقائق کو نہ سمجھتے ہوئے اب معنے ہی تبدیل کر دیئے آج نیو انگلش بائیبل میں یہ بشارت ان الفاظ درج ہے۔

"I will raise up for them a Prophet like you, one of their own race."

میں ان کے لئے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا۔ جو کہ بنی اسرائیل کی اپنی ذریت و نسل کا فرد ہوگا۔

(استثناء ۱۸: ۱۸)

لیجئے اب "تیرے بھائیوں میں سے" ترجمہ متروک ہو گیا اور اس کی جگہ "ذریت اسرائیل" کا ایک فرد ترجمہ کر دیا گیا۔

(باقی)

دعائے مغفرت

میرا بھتیجا عزیزم منشی بشیر احمد آف بدوملہی مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۷۰ء بعمر ... وفات پا گیا ہے۔

اناللہ وانا الیہ راجعون

مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ اور سات بچے (دو لڑکے اور پانچ لڑکیاں) چھوڑے ہیں جن کے گزارہ کی بظاہر کوئی صورت نہیں دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں لے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور خود ان کا کفیل ہو۔ آمین

(عصمت اللہ اخبار فروش ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی قبولیت کا ایک واقعہ

خلافت اللہ کی طرف سے ایک عظیم الشان فضل ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں جماعت احمدیہ کو نوازا ہے اس کی برکات ہر شخص جو خلافت سے اپنے آپ کو وابستہ کر لیتا ہے۔ مختلف رنگوں میں اور اپنے حالات اور تعلق کے مطابق محسوس کرتا ہے۔

میں اپنی کمزوریوں اور بے مائیگی سے خوب آگاہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ جیسے معمولی آدمی کو بھی محض اپنے فضل سے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی دعاؤں کے طفیل بہت سے احسانوں سے نوازا۔ ان میں سے کچھ کا ذکر تحدیث نعمت کے طور عرض کرتا ہوں۔

۱۹۶۷ء میں گورنمنٹ لائبیریا نے یہ قانون پاس کیا جس کا نفاذ ۱۹۶۸ء سے کیا گیا کہ جو فرم اس ملک میں کام کرنا چاہے وہ دس ہزار ڈالر بنک میں جمع کرائے میں چونکہ ان دنوں پاکستان گیا ہوا تھا اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے ساتھ فرانکفورٹ اور سوئٹزرلینڈ اور کوپن ہیگن وغیرہ مسجد نصرت کے افتتاح کے موقعہ پر بھی وہاں موجود تھا اس لئے میرا بہت خرچ ہو گیا تھا۔ میرے لئے اس قاعدہ کی شرط کو پورا کرنے کے لئے اس قدر رقم بنک میں جمع کرانے کی گنجائش نہ تھی۔ اس پریشانی کے عالم میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں دعا کی درخواست کی حضور کا جواب موصول ہوا کہ دعا کی گئی ہے اللہ تعالیٰ مشکلات کو دور فرمائے گا۔ اس رقم کے داخلہ کی آخری تاریخ ۱۳ مارچ تھی میں سخت پریشان تھا کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور حضور کی دعاؤں کے طفیل کاروبار میں ایسی صورت پیدا کی کہ مطلوبہ رقم سے زیادہ رقم کا بندوبست ہو گیا۔ ارادہ کیا کہ نقد کیش لیکر جرمنی میں خود جمع کرا دوں۔ جہاں سے ہم مال منگواتے ہیں۔ جب میں جرمنی میں اس رقم کو جمع کرانے گیا تو بنک کے مینیجر نے کہا کہ ہم امریکن ڈالر کی صورت میں اس رقم کو جمع نہیں کر سکتے۔ اسے جرمنی کے سکہ D.M مارک میں تبدیل کر کے جمع کراؤ اس طرح کرانے سے مجھے بہت نقصان تھا۔ جمع کرانے وقت اور پھر برآمدگی کے وقت دو مرتبہ تبادلہ سکہ کا کمیشن دینا پڑتا تھا۔ جس کی مقدار چار ہزار روپیہ کے قریب بنتی تھی۔ اسلئے رقم جمع کرانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ اور رقم لیکر ایرپورٹ جانے کے لئے موٹر میں سوار ہوا اور کافی فاصلہ طے کرنے پر معلوم ہوا کہ تھیلا جس میں رقم تھی وہ تو بنک میں ہی رہ گیا وہاں سے واپس آئے تو بنک سے وہ تھیلا مل گیا۔ جب واپس ایرپورٹ آئے تو جس جہاز پر سوار ہونا تھا وہ جہاز جا چکا تھا۔ جس پر بظاہر بہت تکلیف ہوئی پھر مناسب یہی سمجھا کہ اب رقم کو نقد ساتھ لئے پھرنا ٹھیک نہیں ہے۔ کسی بنک میں جمع کرا دینی ہی مناسب ہے۔ چنانچہ پھر بنک میں آیا اور جب ایکسچینج کا پتہ کیا تو علم ہوا کہ جو شرح ڈالر اور مارک کی ہے۔ اس کی وجہ سے مجھے اس رقم کے جمع کرانے اور برآمد کرنے میں نقصان کی بجائے چار ہزار سے بھی زیادہ کا فائدہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر کیا۔ جس نے حضور کی دعاؤں کے طفیل یہ برکت نازل فرمائی اور کمی کو جو متوقع تھی۔ منافع میں تبدیل کر دیا۔ جب میں پاکستان سے واپس لائبیریا گیا تو معلوم ہوا کہ یہ قانون گورنمنٹ نے خود ہی واپس لے لیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب کچھ حضور کی دعاؤں کا کرشمہ تھا۔ ورنہ اس سارے معاملہ میں کسی کوشش کا کوئی بھی دخل نہیں تھا اور اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کی حقیر سی کوشش اور جذبہ محبت کو نوازا کہ جس کے ماتحت حضور کے سفر یورپ میں حضور کے ساتھ سفر کی اللہ تعالیٰ نے مجھے محض اپنے فضل سے توفیق عطا فرمائی۔ اور اس عظیم الشان نعمت سے سرفراز فرمایا۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی خدمت میں کچھ وقت گذارنے اور حضور کے فیوض سے متمتع ہونے کا زریں موقعہ عطا فرمایا۔

(ایم فضل دین از لائبیریا مغربی افریقہ)

چندہ سائنس بلاک جامعہ نصرت اور لجنات اماء اللہ کا فرض

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی

الحمد للہ کہ سائنس بلاک جامعہ نصرت کی عمارت قریباً پایۂ تکمیل کو پہنچ رہی ہے۔ اسکے چندہ کی اجازت حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کے موقعہ پر عطا فرمائی تھی۔ اب آئندہ مشاورت تک اس چندہ کو شروع ہوئے چار سال پورے ہو جائینگے اس وقت تک سائنس بلاک کا کل چندہ انتالیس ہزار روپے جمع ہوا ہے۔ کام مکمل کرنے کی خاطر لجنہ اماء اللہ نے زائد خرچ اپنے پاس سے ادا کیا ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ اس چندہ پر خصوصی زور دیتے ہوئے یہ چندہ جلد از جلد ختم کریں تا ہم اپنی توجہ دوسرے کاموں کی طرف منتقل کر سکیں۔ زیادہ تحریک تین سو روپے ادا کرنے والی بہنوں کو کریں تا ان کے نام بھی بطور یادگار اور دعا بلاک کی عمارت پر کندہ کروا دیئے جائیں اور ہمیشہ کے لئے ان کی قربانی کو زندہ رکھا جاتے۔ میرے گذشتہ اعلان کے بعد مندرجہ ذیل کی طرف سے سائنس بلاک کا چندہ وصول ہوا ہے۔

مکرمہ ڈاکٹر فائنہ صادقہ صاحبہ سرگودھا	۱۰/-
لجنہ بوریوالہ ضلع ملتان	۵/-
مکرمہ مسز محمود احمد خان صاحب لاہور	۳۰۰/-
" بدر بیگم صاحبہ لاہور چھاؤنی	۳۰۰/-
مکرمہ مقصودہ بیگم بنت میراں بخش صاحب چک ۱۹ ضلع بہاولپور	۵/-
" سلیمہ اختر صاحبہ بیگم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب سرگودھا	۲۶۰/- (کل ادائیگی ۳۰۰/- کی ہو گئی)
" کلثوم بیگم صاحبہ لاہور	۵/-
" نعیمہ بیگم اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب شیخوپورہ	۳۰۰/-
" آمنہ بی بی اہلیہ غلام نبی صاحب مرحوم چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا	۴/-
" رفیعہ بیگم اہلیہ ظفر اللہ صاحب " " "	۵/-
" صدیقہ بیگم اہلیہ منظور احمد صاحب	۱۰/-
" کنیز بیگم اہلیہ شیخ محمد اسلم صاحب	۱۰/-
" امۃ القیوم بیگم اہلیہ شیخ محمد سلیم صاحب	۱۰/-
" اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر فیض اللہ خان صاحب کرشن نگر لاہور	۲۵/-
" ڈاکٹر شوکت خواجہ صاحب ہولی فیملی ہسپتال راولپنڈی	۱۰۰/-
" عطیہ بیگم ظفر محمود لندن	۳۰/-
" صادقہ فضل سمن آباد لاہور (جامعہ نصرت کی پرانی طالبہ)	۳۰۰/-
" محمدی بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری دین محمد صاحب کوٹ مہتاب جال لاہور	۱۰۰/-
" منصورہ بیگم عزیزہ حسن صاحب جنرل مینیجر شوگر ملز خانپور	۱۰۰/-
" عارفہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا معظم بیگ صاحب کوئٹہ	۵۰/-
" آمنہ بیگم ڈاکٹر مسعود احمد صاحب ڈیوس روڈ لاہور	۳۰۰/-
" اہلیہ صاحبہ کرنل یوسف شاہ صاحب مرحوم منگلا چھاؤنی	۲۰/-
" لجنہ اماء اللہ ملتان	۳۷/-
" لجنہ اماء اللہ ربوہ	۲/۶۲
" فرخندہ شاہ صاحبہ اپنی والدہ مرحومہ کی طرف سے	۲۰/- قسط ادا وعدہ ۳۰۰/-

اس وقت تک ۲۷ خواتین تین سو سے زائد رقم ادا کر چکی ہیں۔ عنقریب ان کے نام کندہ کروا دیئے جائیں گے۔ جو بہنیں نام کندہ کروانا چاہتی ہیں۔ جلد از جلد تین صد روپے بھجوا دیں۔ جو بہنیں پچاس سو یا جو بھی وہ ادا کر چکی ہیں وہ بقیہ رقم بھجوا دیں اور اطلاع دے دیں کہ اتنی رقم وہ پہلے دے چکی ہیں۔ ہم نے ابھی ۳۷۰۰۰/- چندہ سائنس بلاک کا ادا کرنا ہے اگر ایک سو بہنیں خواتین ۳۰۰/- ادا کرنے والی ہوں تو یہ رقم صرف ان کے چندوں سے پوری ہو سکتی ہے اسلئے ہر لجنہ کوشش کرے کہ تین سو روپے ادا کرنیوالی تحریک بہنوں میں کر کے وصولی کریں۔

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ فہرست تجنید اولین فرصت میں ارسال فرمائیں۔ (مہتمم تجنید)

تربیت اولاد کا ایک آسان اور مفید ذریعہ

درثمین اُردو اور درثمین فارسی کی طرف خاص توجّہ کی ضرورت

احباب جماعت اپنی اپنی جگہ اپنے بچوں کی دینی تربیت کا اہتمام کرتے ہیں۔ انہیں قرآن مجید پڑھاتے ہیں احادیث کے سبق دیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بزرگان سلف کے واقعات سناتے ہیں۔ موجودہ وقت میں مجاہدین کے کارناموں سے آگاہ کرتے ہیں۔ یہ سب ذرائع تربیت اولاد کے لئے بہترین طریقے ہیں۔ اس سلسلہ میں دوستوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منظوم کلام اردو اور فارسی کے مجموعہ یعنی درثمین اردو اور درثمین فارسی کی طرف بھی خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے انسانی طبائع میں اشعار کی طرف رجحان پایا جاتا ہے۔ جوانی کی عمر میں بھی شعروں کی طرف خاصہ میلان ہوتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اشعار میں عقاید کا بیان بھی ہے۔ دلائل بھی مذکور ہیں۔ سب سے بڑھ کر ان میں اللہ تعالےٰ کی محبت اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک سے عشق و دلبستگی پیدا کرنے کی غیر معمولی خصوصیت ہے۔ احباب کو چاہیئے کہ اس آسمانی مائدہ سے بھی خاص فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے گھروں میں ہر بچہ اور بچی کے لئے اردو درثمین کا پڑھنا لازمی قرار دیں۔ خود بھی پڑھتے رہیں اور فارسی اشعار کی شیرینی اور کشش سے بھی پوری طرح بہرہ اندوز ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو استفادہ کی پوری توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت کے تقاضے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز خدام الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آپ لوگ اللہ اور اس کے دین کے خادم ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ نے آپ اور مجھ پر کہ میں بھی اس کا ایک ادنےٰ خادم ہوں بہت سی ذمہ داریاں ڈالی ہیں۔ جو دنیا دار شخص ہے وہ تو اپنے خادم سے ظاہری پاکیزگی اور صفائی کی توقع رکھتا ہے لیکن اللہ تعالےٰ اپنے خادم سے نہ صرف ظاہری بلکہ باطنی صفائی اور پاکیزگی اور طہارت کی امید رکھتا ہے۔ اور جو اللہ تعالےٰ کا خادم ہو وہ اس کی ساری مخلوق کا خادم ہے اور بہت بڑی ذمہ داریاں جو اس خدمت کی ہم پر ڈالی گئی ہیں مثلاً ہم صرف انسان کے خادم نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ کے خادم ہونے کی حیثیت سے ہم ان کے بھی خادم ہیں جو انسان نہیں ... ...

غرض ہم پر اللہ تعالےٰ نے بڑا ہی فضل کیا ہے کہ اس نے ہمیں اپنا خادم بنا لیا ہے۔ اگر ہم خدمت کے تقاضوں کو پورا کریں تو جو اجرت یا جو انعام یا جو فضل یا محبت کا جو سلوک اللہ تعالےٰ ہم سے کرے گا۔ وہ اتنا بڑا اجر اتنا بڑا انعام اتنی اچھی اور پیاری اور خوبصورت چیز ہے کہ اگر ہم اس کو پالیں تو اس دنیا کی ... ... ساری نعمتوں کو ہم نے پالیا۔ کیونکہ ساری مخلوق مل کر بھی عزت کی اس نگاہ کا مقابلہ نہیں کر سکتی جو انسان اپنے رب کی نگاہ میں پاتا ہے اور اسکی قدر اور قیمت کو وہ سمجھتا ہے۔"

خطاب تربیتی کلاس ۱۳۴۸ھ

لائل پور کے احباب الفضل کا تازہ پرچہ

مکرم بشیر احمد صاحب ایجنٹ الفضل معرفت کریم میڈیکل ہال گول امینی محلہ لائلپور سے طلب فرمادیں۔

(مینجر)

انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے

مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ

"خدا تعالیٰ نے انسان کو اس لئے پیدا کیا ہے کہ وہ اس کی معرفت اور قرب حاصل کرے۔ مَا خلقت الجنّ والانس الا لیعبدون۔ جو اس اصل غرض کو مدّ نظر نہیں رکھتا اور رات دن دنیا کے حصول میں ڈوبا ہوا ہے کہ فلاں فلاں زمین خرید لوں فلاں مکان بنا لوں۔ فلاں جائداد پر قبضہ ہو جاوے تو ایسے شخص سے سوائے اس کے کہ خدا تعالےٰ کچھ دن مہلت دے کر واپس بلا لے اور کیا سلوک کیا جاوے۔

اِنسان کے دل میں خدا تعالےٰ کے قرب کے حصول کا ایک درد ہونا چاہیئے۔ جس کی وجہ سے اس کے نزدیک وہ ایک قابل قدر شے ہو جاوے گا۔ اگر یہ درد اس کے دل میں نہیں ہے اور صرف دنیا اور اس کے مافیہا کا ہی درد ہے تو آخر تھوڑی سی مہلت پاکر وہ ہلاک ہو جاوے گا۔ خدا تعالےٰ مہلت اس لئے دیتا ہے کہ وہ حلیم ہے لیکن جو اس کے حلم سے خود ہی فائدہ نہ اٹھاوے تو اسے وہ کیا کرے پس انسان کی سعادت اسی میں ہے کہ وہ اس کے ساتھ کچھ نہ کچھ ضرور تعلق بنائے رکھے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ہفتم ص ۲۸۹)

درخواست دُعا

خدا تعالےٰ کے فضل اور احباب کی دعاؤں سے مکرم میاں غلام احمد صاحب کا تقرر بطور سپرنٹنڈنٹ آفس ایس ای محکمہ انہار ہو گیا ہے۔ الحمد للہ۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ یہ ترقی مبارک کرے اور میاں صاحب کو اپنے محکمہ کی پہلے سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(محمد اسماعیل دیالگڑھی مربی سلسلہ)

فینائل اور گریس بنانے کا طریقہ
ہم سے پوچھیے

علی سنز مینوفیکچرز۔ ۹۱۷ موتی بازار نوشہرہ کینٹ

نیک اور مفید مشورہ مُفت

ماہر لوا سیر کی آواز گھر گھر پہنچا دو

انشاء اللہ ہر قسم کی خونی و بادی لوا سیر کا مقابلہ صرف چار گھنٹہ میں ہمکلی اور بغیر تکلیف کے بیخی ہوکے جڑ سمیت نکال دیتے ہیں۔ ساری عمر کے لئے اس موذی مرض سے نجات مل جائے گی

زنانہ لوا سیر کا علاج تجربہ کار عورت سے مفت کیا جاتا ہے۔

سند یافتہ حکومت پاکستان خاندانی حکیم حاکم علی ماہر لوا سیر کھڈیاں خاص تحصیل قصور ضلع لاہور

شکریہ احباب

میں ان تمام کرم فرماؤں کا تہہ دل سے مشکور ہوں جنہوں نے بر موقع جلسہ سالانہ یامین بک ڈپو کی مطبوعات خرید کر اعانت فرمائی امید ہے آئندہ بھی یاد فرماتے رہیں گے جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

حافظ مبین الحق شمس مالک یامین بک ڈپو گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انتخابات میں شکستِ فاش کے بعد

مودودی جماعت ڈاکٹر گوبلز کے نقشِ قدم پر

بیافند مودودیانِ سترگ ✤ دروغے زکوہِ ہمالہ بزرگ

ایک دنیا جانتی ہے کہ مولانا مودودی کا یہ عقیدہ ہے کہ مصلحت کے پیشِ نظر جھوٹ بولنا جائز ہی نہیں بلکہ واجب ہے۔ اس کی تازہ مثال جھوٹ کے وہ انبار ہیں، جو مودودی جماعت کے ترجمان ہفت روزہ "ایشیا" نے اپنے ۳ جنوری ۱۹۷۱ء کے شمارہ میں جماعتِ احمدیہ کے خلاف شائع کئے ہیں۔ مودودی جماعت کے اس ترجمان نے کوہِ ہمالہ سے بھی بڑے اور انتہائی افسوسناک افتراء باندھنے، سراسر جھوٹے واقعات گھڑنے نیز جھوٹے بیانات اور تقریریں اپنے پاس سے وضع کرنے میں ڈاکٹر گوبلز کو مات کر دکھایا ہے۔ یہ اس امر کا ایک بیّن ثبوت ہے کہ مودودی جماعت انتخابات میں شکست کھانے کے بعد سلامت روی کی طرف آنے کی بجائے ڈاکٹر گوبلز کے نقشِ قدم پر چلنے کا فیصلہ کر چکی ہے۔ وہ دوسروں کے خلاف جھوٹے الزامات تراشنے کی مہم چلا کر اپنی فرضی اور بناوٹی ساکھ کو بحال کرنا چاہتی ہے لیکن جھوٹ کو اپنا وطیرہ بنانے والے کبھی فلاح کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔

ذیل میں ہم "ایشیا" کے بعض ہمالہ سے بھی بڑے جھوٹ اور ان کی تردید درج کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ "صالحیت" کے دعویدار مذہب کی آڑ میں کس دلیری سے جھوٹ بولنے کے عادی ہیں۔

(۱) قولہ — "پاکستان میں فری میسن اور قادیانیوں میں پُراسرار سا گٹھ جوڑ ہے۔"

اقول — جس شخص کو جماعت احمدیہ کی تاریخ کا تھوڑا بہت بھی علم ہے وہ گواہی دے سکتا ہے کہ یہ سراسر افتراء ہے۔ بھلا وہ جماعت فری میسن سے گٹھ جوڑ کر سکتی ہے جس کے بانی نے خدائی الہام کی بناء پر اُس وقت جبکہ ابھی عام طور پر لوگ فری میسن تحریک کے نام سے بھی واقف نہیں تھے اس تحریک کی اسلام دشمنی کو طشت از بام کیا۔ مسلمانوں کو اس کے خطرناک عزائم سے خبردار فرمایا اور ساتھ ہی یہ بشارت بھی دی کہ اسلام اس تحریک کے بد ارادوں سے محفوظ رہے گا۔ چنانچہ ۱۹۰۱ء میں آپ کو الہام ہوا:۔

"فری میسن مسلط نہیں کئے جائیں
گے کہ اس کو ہلاک کریں۔"

(تذکرہ ایڈیشن سوم صفحہ ۴۱۱)

مزید برآں جب ۱۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی مجلس میں فری میسن تحریک کا ذکر آیا تو آپ نے اس میں ممبریت کو ارتداد اختیار کرنے کے مترادف قرار دیا۔

(بحوالہ ملفوظات جلد نہم صفحہ ۲۴۳)

الغرض یہ ایک بہت بڑا افتراء ہے جو محض فتنہ انگیزی کی نیت سے باندھا گیا ہے۔

(۲) قولہ — "سر ظفر اللہ نے قادیانی تنظیم کا ایک اجلاس لندن میں بلایا جس میں تمام صورتِ حال پر غور کیا گیا۔ اسی اجلاس میں فری میسن تحریک سے تعاون کا فیصلہ کیا گیا۔"

اقول — یہ افتراء عظیم ایک فتنہ پرداز ذہن کی اختراع ہے۔ ایسا کوئی اجلاس نہ طلب کیا گیا تھا اور نہ ہی منعقد ہوا اس لئے فری میسن جیسی دشمن اسلام تحریک کے ساتھ عملی تعاون کے فیصلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ محض فسانہ طرازی ہے "صالحیت" کا دعویٰ اور پھر اتنا بڑا افتراء! افسوس صد افسوس!

(۳) قولہ — "دونوں تنظیموں کا پہلا مشترکہ اجلاس ۲۶ جولائی ۱۹۶۲ء کو امریکہ میں ہوا..... جرمنی کے مرزائی مندوب احمد حبیب اللہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا — اب ہم جلد ہی اپنا کام پورا کریں گے۔ بنی اسرائیل اور احمدیوں کے ساری دنیا پر غالب آنے کا وقت آگیا ہے۔ ہم اپنے عظیم رہنماؤں لینن، کارل مارکس اور مرزا غلام احمد کے مشن کو پورا کر کے دکھائیں گے۔"

اقول — یہ بھی افتراء پردازی کی بدترین مثالوں میں سے ایک ہے۔ ایسا کوئی مشترکہ اجلاس ہرگز منعقد نہیں ہوا اور نہ کبھی ہو سکتا ہے احمد حبیب اللہ نام کا کوئی "مرزائی مندوب" جرمنی کیا یورپ بھر میں نہیں ہے اور نہ پہلے کبھی تھا۔ جب کوئی اجلاس منعقد ہوا ہی نہیں تو پھر اس میں کسی احمدی کی شرکت اور اس کی تقریر کا سوال ہی کب اور کیسے پیدا ہو سکتا ہے۔ اجلاس بھی فرضی، "مرزائی مندوب" بھی فرضی اور اس کی تقریر بھی فرضی۔ اول سے آخر تک ہر بات جھوٹ ہی جھوٹ ہے۔ اتنی بڑی افتراء پردازی کے ڈاکٹر گوبلز کے چیلے ہی مرتکب ہو سکتے ہیں۔

(۴) قولہ — "مشہور قادیانی رہنما سر ظفر اللہ نے پاکستان کے وزیر خارجہ کی حیثیت سے قادیانیوں کو ملک اور بیرونِ ملک میں اپنے اثرات پھیلانے کے خوب مواقع فراہم کئے۔ پاکستان کے روپیہ سے میونخ میں ایک قادیانی مسجد تعمیر کروائی اور پاکستان کے اخراجات پر قادیانی مبلغین کو بیرونِ ملک اڈے بنانے میں مدد دی۔"

اقول — ہم پوچھتے ہیں چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ تھے یا مختارِ کل؟ کیا وہ سب سربراہانِ مملکت، وزراءِ اعظم، وزراء خزانہ اور پاکستان کے سفراء جن کے زمانہ میں چوہدری صاحب موصوف وزیر خارجہ رہے۔ نعوذ باللہ غدار تھے کہ پاکستان کا روپیہ لٹایا جا رہا تھا اور وہ سب منہ میں گھنگھنیاں ڈالے بیٹھے رہے بلکہ الٹا انہیں تین مختلف مرکزی حکومتوں میں مسلسل ۷ سال تک وزیر خارجہ بنائے رکھا۔ بات وہ کی ہے جس کا نہ کوئی سر ہے نہ پیر۔ سچ ہے جھوٹ کا سر پیر ہوتا ہی کہاں ہے۔ پھر یہ کہہ کر خود ہی اپنے جھوٹ کا بھانڈہ پھوڑ دیا کہ سر ظفر اللہ نے پاکستان کے روپیہ سے میونخ میں ایک قادیانی مسجد تعمیر کرائی حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ میونخ میں سرے سے کوئی احمدیہ مسجد ہے ہی نہیں۔ ذرا یہ "صالحین" بتائیں تو سہی کہ میونخ میں وہ کونسی احمدیہ مسجد ہے جسے چوہدری صاحب نے پاکستان کے روپیہ سے بنوایا تھا۔ وہاں مسجد ہو یا نہ ہو ان لوگوں کو تو جھوٹ بولنے سے مطلب ہے۔ وہ جھوٹ ہی کیا ہوا جس کا ثبوت مہیّا ہو سکے۔ ثبوت دیں سچ بولنے والے۔ اِس سر دردی سے مودودی جماعت کے "صالحین" بے نیاز ہیں۔

(۵) قولہ — "۱۹۶۹ء میں سیاسی آزادیاں مکمل طور سے بحال ہو گئیں تو قادیانیوں نے پیپلز پارٹی کو اپنی وفاداریوں کا یقین دلایا۔ دوسری مرتبہ ربوہ میں مشترکہ اجلاس ہوا جس میں قادیانیوں نے اپنی وفاداری کی قیمت بتائی.... ربوہ میں بات چیت ہونے کے بعد دوسری کانفرنس لاڑکانہ میں ہوئی۔ اس میں قادیانیوں کی طرف سے خلیفہ ناصر الدین محمود مسٹر بشیر چوہدری امیر جماعتِ احمدیہ شیخوپورہ اور چیئرمین پیپلز پارٹی ضلع شیخوپورہ نے شرکت کی۔ لاہور میں تیسرا اجلاس ہوا اس میں بھی خلیفہ صاحب بنفس نفیس تشریف لائے۔ پیپلز پارٹی کے پارلیمانی بورڈ کے اجلاس میں بھی وہ موجود رہے۔"

اقول — جھوٹ کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ ایسے جھوٹے مودودی جماعت کے "صالحین" کے سوا دنیا کے پردہ پر اور کہیں نہ ملیں گے کہ جو تھوک کے حساب سے بے محابا جھوٹ بولتے چلے جائیں اور ذرا بھی ندامت اور شرمندگی محسوس نہ کریں اور خوفِ خدا کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دیں۔ ایک ہی سانس میں تین چار کانفرنسوں کا ذکر کر ڈالا ہے حالانکہ ان میں سے کوئی ایک کانفرنس بھی منعقد نہیں ہوئی نہ ربوہ میں نہ لاڑکانہ میں نہ لاہور میں اور نہ کہیں اور۔ جب کوئی کانفرنس ہی منعقد نہیں ہوئی تو پھر حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ کی شرکت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ یہ سب فسانہ طرازی ہے "صالحین" کی، اور خطرناک افتراء ہے جو بڑی دیدہ دلیری سے باندھا گیا ہے۔ اس میں بھی قطعاً کوئی صداقت نہیں کہ حضرت امام جماعتِ احمدیہ ایدہ اللہ پیپلز پارٹی کے پارلیمانی بورڈ کے اجلاس میں شریک ہوئے یا اس میں موجود رہے۔

الغرض "ایشیا" کا سارا مضمون ہی جس میں اس نے جماعتِ احمدیہ پر سراسر بے بنیاد الزامات لگائے ہیں اول سے آخر تک جھوٹ کا ایک پلندہ ہے۔ ہم نے چند موٹے موٹے جھوٹ گنوائے ہیں ورنہ مذکورہ مضمون کی سطر سطر میں جھوٹ اور فریب کا نہایت ہی افسوسناک مظاہرہ کیا گیا ہے اور کیا بھی گیا ہے مذہب کے نام پر۔ ان افتراء پردازیوں پر ہم قرآنِ مجید کے بتائے ہوئے طریق کے مطابق اس کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ لَعْنَتُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔

بقیہ صفحہ اوّل سے آگے

بہرہ ور ہوئے۔ جہاں مختلف امصار و دیار اور دور دراز ممالک سے آئے ہوئے احباب کے باہم ملنے اور ایک دوسرے سے ملاقاتیں کرنے کے نتیجہ میں رشتہ تودّد و تعارف اور زیادہ ترقی پذیر ہوا وہاں اس سرائے فانی سے انتقال کر جانے والے بھائیوں کے لئے جلسہ پر آنیوالے احباب کو دعائے مغفرت کرنے کی بھی توفیق ملی۔ نہ صرف یہ کہ احباب فارغ اوقات میں بکثرت بہشتی مقبرہ جا کر وفات یافتہ بزرگوں، سلسلہ احمدیہ کے ممتاز خادموں اور مَنْ قَضٰی نَحْبَہٗ کے مصداق بھائیوں کے مزاروں پر جا جا کر دعائیں کرتے رہے بلکہ گزشتہ سال کے دوران وفات پانیوالے بھائیوں کے لئے انہوں نے ایک خاص تحریک کے ماتحت مغفرت اور بلندیٔ درجات کی علیحدہ بھی دعا کی اور وہ اس طرح کہ ۲۷ ر فتح کے صبح کے اجلاس میں محترم مولانا ابوالعطاء صاحب صدر مجلس کارپرداز نے اُن بھائیوں کے نام پڑھ کر سنائے جنہوں نے ۱۹۷۰ء کے دوران وفات پائی اور بہشتی مقبرہ قادیان یا بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئے نیز احباب کو تحریک کی کہ وہ اِن وفات یافتہ بھائیوں کے لئے مغفرت اور بلندیٔ درجات کی دعا کرتے رہیں۔ چنانچہ جب محترم مولانا صاحب موصوف یہ نام سنا رہے تھے جلسہ گاہ میں بیٹھے ہوئے ہزاروں ہزار احباب اپنے ان وفات یافتہ بھائیوں کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے زیر لب دعائیں کرتے رہے۔ (باقی)

ماہنامہ تحریک جدید

ماہنامہ تحریک جدید کا جنوری کا شمارہ حوالہ ڈاک کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ ایک دو روز تک تمام خریداران صاحبان کو مل جائے گا۔ اگر پرچہ نہ ملے تو ہفتہ عشرہ کے اندر اندر اطلاع بھجوانے پر دوبارہ پرچہ ارسال کر دیا جائیگا۔ اگر آپ کا چندہ ختم ہو چکا ہے تو براہ مہربانی جلد ادائیگی فرما کر ممنون فرماویں۔

(مینیجنگ ایڈیٹر)